دنیا کے اسلام کے حافظوں، قاریوں اور مفسروں کے درمیان

تہران میں بین الاقوامی مقابلۂ قرآن

کا پندرھواں دور

۱۶/ نومبر ۹۸ء بروز دوشنبہ

سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی تہران میں دنیا کے نامور حافظوں، قاریوں اور مفسروں کے درمیان ایک بین الاقوامی مقابلۂ قرأت قرآن کا اہتمام کیا گیا جس میں بیرونی ممالک کے فنکاروں کے علاوہ ایران کی مایۂ ناز سیاسی اور ثقافتی شخصیتوں نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ اس پروگرام کا افتتاحیہ اجلاس اس ہال میں منعقد کیا گیا جہاں کچھ عرصہ قبل اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس ہوئی تھی اور مقابلۂ حفظ و قرأت قرآن کریم کے اس اجلاس کا افتتاح اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر حجت الاسلام محمد خاتمی نے کیا۔

افتتاحیہ اجلاس کا آغاز مصر کے نامور قاری استاد عبدالعزیز عکاشہ نے کلام پاک کی چند آیتوں کی تلاوت سے کیا۔ اس کے بعد اوقاف اور امور خیریہ تنظیم کے سربراہ حجت الاسلام نظام زادہ نے حاضرین مجلس کا خیر مقدم کرتے ہوئے قرأت وحفظ قرآن کے موضوع پر ہونے والے اس عالمی اجتماع کے سلسلے میں ایک مختصر رپورٹ پیش کی اور اس کے بعد صدر جمہوریہ حجت الاسلام خاتمی نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

صدر مملکت حجت الاسلام خاتمی نے اپنی تقریر کے ابتدائی مرحلہ میں یوم بعثت اور قلب پیغمبر اکرمؐ پر قرآنی آیات کے نزول کی سالگرہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس پروگرام کے منتظمین کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی تقریر میں علم قرأت قرآن حاصل کرنے پر تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے ائمہ معصومینؑ نے بھی قرأت قرآن کریم میں مہارت حاصل کرنے پر زور دیا ہے، جس کی تین اہم دلیلیں ہیں۔

پہلی دلیل یہ ہے کہ قرأت و تلاوت کی وجہ سے اس آسمانی کتاب کی آیتوں کو ہمہ گیری اور غیر معمولی عمومیت حاصل ہوتی ہے اور اس کو کسی مخصوص گروہ و جماعت کے دائرہ میں محدود نہیں رکھا جاسکتا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ قرأت قرآن درحقیقت قرآن کے بارے میں غور و فکر کے آغاز کا موقع فراہم کرتی ہے اور تیسری اہم دلیل یہ ہے کہ فن کتابت اور نشرواشاعت کی ایجاد سے پہلے عوام الناس کے ذریعہ حفظ و قرأت قرآن کریم ہی وہ اہم وسیلہ تھا جس کی وجہ سے دشمنان خدا اس مقدس آسمانی کتاب میں کسی قسم کی تحریف و پھیر بدل نہیں کر سکے۔

اپنی افتتاحی تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے صدر جمہوریہ محترم حجت الاسلام خاتمی نے قرآن کریم کے مختلف ہدایتی پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان ایک صاحب ارادہ مخلوق ہے، وہ اپنی مرضی کے مطابق کام انجام دے سکتا ہے اور جو کام نہ کرنا چاہے، اسے نہ کرنے کے لئے وہ پوری طرح آزاد ہے۔ حقیقی اور واقعی زندگی وہ ہے جس میں انسانی عقل و ارادہ کی ترقی کے مواقع حاصل ہوں اور قرآن انسان کو بہتر اور بافضیلت تر زندگی کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

حجت الاسلام والمسلمین خاتمی نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کتاب ہدایت ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم انسان کو روحانی زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور خود قرآن کریم ایسی واضح دلیل ہے جو ہر قسم کے تزلزل کا کام تمام کر دیتی ہے۔ قرآن مجید نے فقط عقلی اور فلسفیانہ دلیلوں کی حد تک اکتفا نہیں کی بلکہ یہ کتاب تو بنی نوع انسان کو آفاق و انفس کے سیر کی سفارش کرتی ہے۔

حجت الاسلام خاتمی نے فروغ عقل، ادب، حسن اخلاق اور رحمت کو قرآن مجید کی خصوصیات کا اہم جز قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی ۱۱۴ میں ۱۱۳ سورتیں خداوند رحمان ورحیم کے نام سے شروع ہوتی ہیں جس سے خداوند عالم کی رحمت کی تجلی محسوس کی جاسکتی ہے۔

انہوں نے مزید فرمایا کہ قرآنی نقطۂ نگاہ سے ہدایت کا مفہوم و مطلب ہے کسی قسم کی زور زبردستی کے بغیر انسان کو حقیقت کی راہ دکھانا اور تمام مراحل کا محور و مرکز انسان ہے۔

انہوں نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ بدقسمتی اور افسوس کی بات ہے کہ کج فہمی اور کوتاہ بینی کی وجہ سے انسان کو محور و مرکز قرار دینے کے بجائے خداوند عالم کو محور و مرکز بنا کر پیش کیا ہے جبکہ جو مذہب انسان کو فراموش کر دے اس کی نابودی یقینی ہے۔

اپنی افتتاحی تقریر کے آخری حصہ میں حجت الاسلام خاتمی نے فرمایا کہ آج ہم لوگوں کو دنیا اور انسان کی بھرپور شناخت کر لینی چاہئے اور قرآنی نقطۂ نظر سے کائنات کا مشاہدہ کرنا چاہئے تاکہ ہم نئے تمدن کی تعمیر کر سکیں۔ اسلام نجات و آزادی کا منادی و علمبردار ہے اور یہ دنیا کو ترک کر دینے کی تلقین ہرگز نہیں کرتا ہے۔ قرآن جو کچھ کہتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ دنیا کو اہمیت اور سنجیدگی کی نظر سے دیکھے لیکن ایسا نہ ہو کہ وہ دنیا کو اپنا ہدف و مقصد سمجھ بیٹھے۔

سردست یہ تذکرہ لازمی معلوم ہوتا ہے کہ حفظ و قرأت قرآن کریم کا یہ عالمی مقابلہ ایک ہفتہ جاری رہا جس میں دنیائے اسلام سے آئے ہوئے ۶۳ ماہرین فن نے شرکت کی اور داورین کی جماعت میں لیبیا، لبنان، شام، ترکی اور ایران کے ۱۶ علماء و دانشور شامل تھے۔

اس ہفت روزہ بین الاقوامی مقابلۂ قرآن کا اختتامی اجلاس ۲۲ نومبر ۱۹۹۸ء کو منعقد ہوا جس میں اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کی موجودگی میں مستحق افراد کو انعام و اکرام سے نوازا گیا اور اس کے بعد آیت اللہ خامنہ ای نے اختتامیہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ملت ایران کی موجودہ عزت و سربلندی کا راز یہ ہے کہ قرآن کریم کے احکام کی سخت پیرو ہے۔ انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہماری قوم قرآن مجید کی برکت سے اپنے تمام داخلی و خارجی معاملات مثلاً داخلی مسائل اور خارجی سیاست کے سلسلے میں مداخلہ گر استکباری عناصر کی رائے کو ذرہ برابر بھی اہمیت و توجہ کی نگاہ سے نہیں دیکھتی بلکہ ان کے مدمقابل اپنے موقف پر پوری طرح اٹل اور ثابت قدم ہے۔

رہبر معظم نے قرآنی عطر سے معطر ماحول میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ آج دنیائے انسانیت کو قرآن کے شفا بخش نسخہ کی زیادہ ضرورت ہے اور مسلمانوں کے خسارہ و نقصان کا باعث یہ ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اس وضاحت کے بعد انہوں نے فرمایا کہ "آج انسانی معاشرے زبردست مادی ترقیوں کے باوجود انبیاء علیہم السلام کے نجات بخش احکام سے دوری و علیحدگی کی وجہ سے گوناگوں مصائب و مشکلات، جنگ و قتل عام اور مختلف النوع تباہیوں اور بربادیوں کا شکار ہیں۔

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے عالمی معاملات، حکومتوں اور قوموں کے مسائل و معاملات میں مستکبروں بالخصوص امریکہ کی غیر قانونی مداخلت اور غنڈہ گردی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ملت ایران نے قرآنی تعلیمات کی پیروی اور دین مبین اسلام کی برکتوں کی وجہ سے استکباری طاقتوں کی اطاعت و پیروی سے نجات حاصل کر لی اور یہ اسلام و قرآن کی برکت کا ہی نتیجہ ہے کہ آج صدر جمہوریہ، دیگر وزراء اور ایران کے دوسرے اعلیٰ افسران و ذمہ داران ایرانی عوام کے ساتھ اور ان کی خدمت میں سرگرم ہیں اور خود کو خداوند عالم کا خاکسار بندہ سمجھتے ہیں۔

رہبر معظم عالی قدر انقلاب اسلامی آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے اپنی مختصر مگر جامع تقریر کے دوران فرمایا کہ قرآنی تعلیمات سے آشنائی کی راہ میں پہلا قدم قرآن کریم کی تلاوت ہے۔ اس کے بعد آیات قرآنی کو سمجھنے اور اس پر غور و فکر کرنے کی منزل آتی ہے اور یہ غور و فکر انسان کو قرآن کا عاشق و گرویدہ بنا دیتی ہے۔

انہوں نے اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ کیا کہ آج ہمارے نوجوانوں میں قرآنی تعلیمات سے گھرا لگاؤ پایا جاتا ہے اور ہمارے ملک میں استقبال قرآن میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے قرآن کی اور زیادہ ترویج و اشاعت کے سلسلے میں فرمایا کہ معاشروں میں قرآن کی زیادہ سے زیادہ ترویج کے لئے یہ لازمی ہے کہ قرآن کے ماہرین اور عاشقین کا احترام اور ان کی بھرپور قدردانی و حوصلہ افزائی کی جائے۔"

اختتامیہ مراسم کے آخری مرحلہ میں اس بین الاقوامی مقابلہ قرآن کے دوران مختلف

شعبوں میں نمایاں اور امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے لوگوں کو رہبر معظم آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی موجودگی میں انعامات سے نوازا گیا جس کی فہرست درج ذیل ہے:

نفر اول: محمد جواد نعمت الہی، از اسلامی جمہوریہ ایران

انعامات: ایک جلد قرآن کریم، سپاس و اعزاز نامہ اور ۵۰ طلائی بہار آزادی سکے۔

نفر دوم: مصطفی حنفی محمد القصاص، از مملکت جمہوری مصر۔

انعامات:

ایک جلد قرآن، اعزاز نامہ اور ۳۵ طلائی بہار آزادی سکے۔

نفر سوم: عبدالرحمن احمد الخشاش، از کویت۔

انعامات: ایک جلد قرآن مجید، اعزاز نامہ اور ۲۵ طلائی بہار آزادی سکے۔

ب: شعبہء حفظ ۲۰ جز قرآن کریم باتسلسل

نفر اول: محمد خورشید عبدالواحد از مملکت پاکستان۔

انعامات: ایک جلد قرآن مجید، اعزاز نامہ اور ۴۰ طلائی بہار آزادی سکے۔

نفر دوم: محروس علی محمد فرج، از مصر

ایک جلد قرآن مجید، اعزاز نامہ اور ۲۵ طلائی بہار آزادی سکے۔

نفر سوم: محمد حسینی فرہمند۔ از: جمہوری اسلامی ایران۔

انعامات: ایک جلد قرآن مجید، اعزاز نامہ اور ۲۰ طلائی بہار آزادی سکے۔

ج: شعبہء قرآت قرآن کریم

نفر اول: مہدی صیاف زادہ۔ از: جمہوری اسلامی ایران۔

انعامات: ایک جلد قرآن مجید، اعزاز نامہ اور ۴۵ طلائی بہار آزادی سکے۔

نفر دوم: احمد سید دویدار، از: امریکہ۔

انعامات: ایک جلد قرآن مجید، اعزاز نامہ اور ۳۰ طلائی بہار آزادی سکے۔

نفر سوم: محمد معروف محمد ناجی قوانوح۔ از: لبنان۔

انعامات: ایک جلد قرآن مجید، اعزاز نامہ اور ۲۰ طلائی بہار آزادی سکے۔

مقابلہ میں امتیازی مقام حاصل کرنے والے مذکورہ بالا ماہرین علوم قرآن کو رہبر معظم آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای کی موجودگی میں وزیر فرہنگ و ارشاد اسلامی ڈاکٹر مہاجرانی اور نمائندہ ولی فقیہ و سرپرست تنظیم اوقاف و امور خیریہ حجت الاسلام نظام زادہ نے انعامات عطا کئے۔

☆☆☆

اقوام متحدہ کے عام اجلاس میں صدر جمہوریہ اسلامی ایران کی تجویز منظور:

۲۱ویں صدی کا پہلا سال عالمی تہذیبوں اور تمدنوں کے درمیان مذاکرہ و گفتگو کا سال

اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر محترم حجت الاسلام سید محمد خاتمی نے تنظیم اقوام متحدہ کے حالیہ اجلاس میں یہ تجویز رکھی کہ ۲۱ویں صدی کے پہلے سال یعنی ۲۰۰۱ء کو عالمی تمدنوں کے درمیان مذاکرہ و گفتگو کا سال قرار دیا جائے۔ مختصر بحث و مباحثہ کے بعد اس عام اجلاس میں شریک ممبر ممالک نے صدر خاتمی کی اس تجویز کو متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

ستمبر ۱۹۹۸ء میں منعقد ہونے والے اقوام متحدہ کے عام اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ عالمی سطح پر انصاف اور آزادی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پہلے قدم کے طور پر ۲۰۰۱ء کو اقوام متحدہ کی جانب سے "تمدنوں کے درمیان گفتگو کا سال" قرار دیا جانا چاہئے۔ اس اہم تجویز کے فوراً بعد اسلامی جمہوریہ ایران کی جانب سے ایک قرارداد پیش کی گئی جس کی اٹلی، یونان مصر اور ہندستان نامی ممبر ملکوں نے بھرپور حمایت کی۔ اقوام متحدہ میں اسلامی جمہوریہ ایران کی نمائندگی کرنے والے وفد نے اپنی کوشش جاری رکھی جس کے نتیجے میں اقوام متحدہ عام اجلاس کی عمومی کمیٹی نے ۳۰ر ستمبر ۱۹۹۸ء یہ تسلیم کر لیا کہ اس تجویز کو دفعہ نمبر ۱۹۸ کی حیثیت سے اقوام متحدہ اجلاس کے دوران منظور کئے جانے والے دستور کار میں شامل کر لیا جائے اور